احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 26

منگل 29 جون 2004ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 29 جون 2004ء، 10 جمادی الاول 1425 ہجری - 29 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 142

حصول علم کا سفر

حضرت ابوالدرداؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستہ پر گامزن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فی فضل الفقہ حدیث نمبر 3606)

سفر کے آداب کے بارے میں پُر معارف خطبہ جمعہ

ہمیشہ یہ مدنظر رہنا چاہئے کہ بہترین زادِ سفر تقویٰ ہے

سفروں میں کوئی ایسا وقت نہ آئے کہ انسان کا دل تقویٰ سے خالی ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 2004ء بمقام مسی ساگا اونٹاریو۔کینیڈا کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جون 2004ء کو مسی ساگا اونٹاریو۔کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے قرآن کریم۔ احادیث نبویہ۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ اور حضرت مسیح موعود کے طریق عمل سے سفر کے آداب بیان فرمائے۔ یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں کینیڈا سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور انگلش۔ عربی۔ جرمن۔ فرنچ اور بنگالی زبان میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان مختلف مقاصد کیلئے سفر کرتا ہے۔ سفر خواہ دنیاوی اغراض کیلئے یا دینی اغراض کی خاطر ہو مومن کو ہمیشہ یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ ان سفروں میں کبھی بھی ایسا وقت نہ آئے کہ اس کا دل تقویٰ اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے خالی ہو۔ اور سفر کی آسانیاں تقویٰ سے دور نہ کر دیں بلکہ تقویٰ میں ترقی کرتے رہیں اس کے نتیجہ میں آپ دین و دنیا میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ ایک احمدی کو ہمیشہ خصوصیت سے یاد رکھنا چاہئے کہ جب کسی دینی اجتماع یا جلسے پر آئے تو اس کا یہ سفر خالصۃً اللہ کی خاطر ہونا چاہئے۔ تقویٰ مدنظر رہے اور ہر قسم کے فساد اور جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ مہمان اور میزبان ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ ایسے سفر جو اللہ کی خاطر کئے جائیں ان میں بہت زیادہ تقویٰ کو مدنظر رکھیں اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسافروں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے سفر میں آسانی کیلئے خیر مانگتے رہنا چاہئے۔ حدیث میں ہے ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر پر روانہ ہونا چاہتا ہوں مجھے زادِ راہ عطا کیجئے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کی زادِ راہ عطا کرے۔ اس نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! مجھے کچھ اور بھی دعا دیجئے اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تیرے گناہوں کو بخش دے۔ اس نے عرض کی میرے والدین آپ پر قربان ہوں مجھے کچھ اور دعا بھی دیجئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تمہارے لئے خیر آسان کر دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی کسی سفر پر روانہ ہوں تو دعا کر کے چلنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی صعوبت، پریشانی اور تکلیف سے بچائے۔ آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ یہ ہے کہ جب بھی سفر پر روانہ ہوتے دعا کرتے پھر سواری پر سوار ہونے کے بعد دعا کرتے۔ اور دوران سفر بھی دعائیں کرتے رہتے اور اختتام سفر پر اللہ کا شکر اور توبہ واستغفار کرتے ہوئے واپس تشریف لاتے تو مسجد جا کر دو رکعت نفل پڑھتے۔

حضور انور نے سفر کے متعلق آنحضرت ﷺ کی جامع دعائیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین دعائیں ضرور شرف قبولیت پاتی ہیں جن میں سے ایک مسافر کی دعا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جب بھی تین آدمی سفر پر نکلیں تو اپنے میں سے ایک شخص کو اپنا امیر مقرر کر لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ صبح کے وقت سفر کرنا پسند فرمایا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود کا بھی یہی معمول تھا کہ علی الصبح سفر پر روانہ ہوتے اور رات کے ابتدائی حصہ میں سفر ناپسند فرماتے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ انتہائی مجبوری کے سوا رات کو سفر کرنے سے بچنا چاہئے لیکن نیند کی کمی پھر بھی پوری کر لینا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کی سیر و سیاحت اللہ کے راستے میں جہاد ہے۔ اس حدیث میں یہ ارشاد ہے کہ تمہارے سب سفر اللہ کی خاطر ہوں۔ جہاد صرف تلوار کا ہی نہیں بلکہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا بھی جہاد ہے۔ اصلاح نفس بھی جہاد ہے۔ ہر موقع پر تقویٰ کو مدنظر رکھنا بھی جہاد ہے۔ اور پھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کیلئے سب سے بڑا جہاد دعوت الی اللہ ہے، دین کی تعلیم کو پھیلانا ہے۔ اس لئے اپنے سفروں میں دعوت الی اللہ کے مواقع پیدا کرنے چاہئیں۔ لوگ آپ کے طرز عمل کو دیکھ کر خود بخود آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر پہلے سے بڑھ کر تقویٰ کے معیار قائم ہوں تو یہی سب سے بڑا جہاد ہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 21 جون کو 90 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ ایک لمبا عرصہ آپ کو سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ وکیل الزراعت۔ وکیل الصنعت۔ وکیل الدیوان۔ وکیل التبشیر۔ وکیل اعلیٰ۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور صدر مجلس تحریک جدید وغیرہ کے عہدوں پر رہے۔ حضور نے فرمایا وہ میرے ماموں بھی تھے۔

داخلہ معلمین کلاس وقف جدید

☆ امسال معلمین وقف جدید کی کلاس ستمبر سے جاری ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو نوجوان خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہیں وہ بطور معلم وقف جدید اپنی زندگی وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ارسال فرمادیں۔

1۔ نام 2۔ ولدیت 3۔ سکونت 4۔ تاریخ بیعت

شرائط داخلہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ تعلیم کم از کم میٹرک C گریڈ ہو۔
2۔ عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔
3۔ قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ جانتے ہوں
4۔ بنیادی دینی معلومات سے واقفیت ہو۔

داخلہ کیلئے تحریری امتحان اور انٹرویو بھی ہوگا جس کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

طلبہ، والدین اور سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

جو طلباء وطالبات آئندہ زندگی میں کمپیوٹر سائنسز وانجینئرنگ کی مختلف فیلڈز میں جانے کی خواہش رکھتے ہیں ان سے ان کے والدین اور سیکرٹریان تعلیم سے درخواست ہے کہ جماعت میں قائم کمپیوٹر ایسوسی ایشن (AACP) اور آرکیٹیکٹ وانجینئرنگ ایسوسی ایشن (IAAAE) کے لوکل چیپٹرز کے عہدیداران سے رابطہ کریں اور ادارہ جات، فیلڈ اور مستقبل کے حوالہ سے مواقع کے بارہ میں معلومات حاصل کریں تا کہ عمدہ Planning کی جا سکے۔ مندرجہ بالا دونوں ایسوسی ایشنز بہت Active ہیں اور جو بھی مشورہ ان کی طرف سے دیا جائے گا وہ انشاء اللہ بہت بہتر، عمدہ اور برکت والا ہوگا۔ (نظارت تعلیم)

خطبہ جمعہ

مومن کی ایک بہت بڑی نشانی ہے کہ وہ احسان کرنے والا ہو۔ اللہ ایسے لوگوں سے محبت رکھتا ہے

نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے'

بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے احسان کا سلوک کیا جائے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جائے

قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالہ سے خُلق احسان کے بارہ میں ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 19/ مارچ 2004ء بمقام 'بستان احمد' اکرا، غانا (مغربی افریقہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ المائدہ کی آیت 94 تلاوت کی اور فرمایا۔

اس آیت کا ترجمہ ہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ پھر مزید تقویٰ اختیار کریں اور مزید ایمان لائیں پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

بنیادی اخلاق جن کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے کے بارے میں مَیں نے سلسلہ خطبات شروع کیا ہوا ہے اس سلسلے میں آج احسان کا مضمون میں نے لیا ہے۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے عدل کے بارے میں بتایا تھا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن ایک منزل پر آ کر رک نہیں جاتا بلکہ آگے بڑھتا ہے تو ہماری انتہاء صرف عدل قائم کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے آگے قدم بڑھانا ہے۔ ایک دنیادار کہے گا کہ جب عدل و انصاف کے اعلیٰ معیار قائم ہو گئے تو پھر کیا رہ گیا ہے۔ یہ تو ایک معراج ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہئے۔ اور جب یہ قائم ہو جائے تو دنیا کی نظر میں اس سے زیادہ کوئی نیکیوں پر قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ اس بارے میں کل مَیں نے اپنی تقریر میں بھی کچھ عرض کیا تھا کہ عدل کے معیار اس حد تک لے جاؤ کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم عدل سے کام نہ لو۔

بہرحال ایک جگہ پر کھڑے ہو جانا دنیا کی نظر میں تو یہی اعلیٰ معیار ہے۔ لیکن کامل ایمان والوں کی نظر میں یہ اعلیٰ معیار نہیں بلکہ اس سے آگے بھی اللہ تعالیٰ کی حسین تعلیم کی روشنیاں ہیں۔ **اور عدل سے اگلا قدم احسان کا قدم ہے۔ لیکن یاد رکھو یہ قدم تم اس وقت اٹھانے کے قابل ہو گے جب تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہو گی، جب تم میں بنی نوع انسان سے انتہا کی محبت پیدا ہو گی۔ اور یہ باتیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً ان پر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔** ہر موقع پر دوست اور محبت کرنے والے کا حق ادا کرنے کے لئے وہ اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے احسان کرنا بھی ایک بہت بڑا حکم اور خُلق ہے۔

اب اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی ایک بہت بڑی نشانی بتائی ہے کہ وہ احسان کرنے والا ہو، اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ لیکن فرمایا کہ یہ احسان کرنے کا خلق یونہی پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہونے کی ضرورت ہے۔ یعنی تقویٰ کی اعلیٰ سے اعلیٰ منازل طے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں ان منازل کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تقویٰ کی تین منازل کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا کہ جب تم اس حد تک تقویٰ اختیار کر لو تو تم پھر احسان کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

یاد رکھیں ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو، اللہ تعالیٰ اس کا دوست اور ولی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے اس کو نکالے۔ تو جب تم اپنے تقویٰ کے معیار کو اس حد تک لے جاؤ گے کہ احسان کرنے والے بن سکو، پھر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے اس کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

پھر قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے احسان کی مختلف شکلیں بیان فرمائی ہیں۔ کہیں فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور یہ بھی احسان کرنا ہے۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں بلکہ یہ تمہارا اپنے پر احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس وجہ سے بہت سی بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اپنے قریبیوں کے ساتھ جس طرح بعض دفعہ تم بغیر کسی ذاتی فائدہ کے، حسن سلوک کرتے ہو، جس طرح تم اپنے بیوی بچوں، بہن بھائیوں یا قریبی دوستوں کی مدد کرتے ہو اور بے نفس ہو کر کرتے ہو، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق سے بھی حسن سلوک کرو، ان سے بھی احسان کا سلوک کرو، ان کے کام آؤ، جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو ان کے لئے بھی پسند کرو، اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نعمت سے نوازا ہے کہ تمہیں اس زمانے کے امام اور مسیح اور مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اپنے ہم قوموں کو بھی یہ روشنی وسیع پیمانے پر دکھانے کی کوشش کرو یہ بھی تمہارا ان پر احسان ہو گا۔ ہر پاک دل ……… جھنڈے تلے لے آؤ۔ تو یہ بھی تمہارا قوم پر ایک بہت بڑا احسان ہو گا اور تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بھی بن رہے ہو گے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اپنے میں شامل کر کے پھر یہ تعلق چھوڑ نہیں دینا بلکہ ان سے پختہ رابطہ اور تعلق بھی رکھنا ہے۔ تو اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو احسان کے اعلیٰ ترین خُلق کو دنیا میں رائج کرنا چاہئے۔

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اب اس بارے میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔ایک لمبی حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جبرائیل علیہ السلام نے آ کر اسلام ایمان وغیرہ سے متعلق سوال پوچھے۔اوراس میں سے ایک سوال احسان کے بارے میں بھی کیا،احسان سے متعلقہ حصہ میں سناتا ہوں۔سوال تھا کہ احسان کے متعلق کچھ بتایئے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہیں تو کم ازکم یہ تصور اور احساس ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان)

تو احمدیوں کو اپنی نمازوں کی ادائیگی میں ہمیشہ یہ اصول اپنے سامنے اور نظر میں رکھنا چاہئے،جب ہر احمدی اس طرح نمازیں پڑھنے والا ہو جائے گا نہ کہ صرف سر سے ٹالنے کے لئے نمازیں پڑھے گا۔تو جب اس فکر کے ساتھ نمازیں ادا کی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہیں تمام توجہ اسی کی طرف ہے،تو پھر دیکھیں کس طرح انقلابات برپا ہوتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں۔اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے(۔)خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو۔اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا سے محبت طبعی محبت سے کرو،بہشت کی طمع یا لالچ،نہ دوزخ کا خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔اور ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔ (البدر جلد 2 نمبر 43-16/نومبر 1903ء صفحہ 335)

پھر ایک حدیث میں بیان کرتا ہوں،اس میں دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں،حُسنِ خلق کے کس اعلیٰ معیار تک ہمیں لے جانا چاہتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،تم دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے حسن سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پہ ظلم کیا تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا معاملہ کرو۔اوراگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔

(ترمذی کتاب البر والصلة والادب باب ماجاء فی الاحسان والعفو)

دیکھیں کس قدر حسین تعلیم ہے۔پھر ہر کوئی اپنا جائزہ لے۔خوف پیدا ہوتا ہے کیا ہم نے یہ معیار حاصل کر لیا ہے،حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی تم سے معمولی نیکی بھی کرتا ہے تو تم اس سے احسان کا سلوک کرو،جو نیکی تمہارے سے کسی نے کی ہے اس سے کئی گنا بڑھ کر اس سے نیکی کرو۔اور پھر یہیں بس نہیں کر دینا فرمایا کہ اگر تمہارے سے کوئی برائی بھی کرتا ہے تو پھر بھی تم نے ظلم نہیں کرنا۔اگر معاف نہیں کر سکتے تو اتنا بدلہ نہ لو کہ ظلم بن جائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کرنے کا طریق بھی ہمیں بتا دیا،اس بارے میں ایک روایت ہے۔حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ جَزَاکَ اللّٰہُ خیراً کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہترین جزا دے تو اس نے شکریہ ادا کرنے کی انتہا کر دی۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی ثناء بالمعروف)

تو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ احسان کرنے والے کو صرف تکلفاً جزاک اللہ کہنا کافی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی دعا ہے جو تمہارے دل سے نکلنی چاہئے کیونکہ احسان کرنے والے کا ممنون احسان ہونے کے بعد اس کا احسان تبھی اتارا جا سکتا ہے۔کہ تمہارے دل سے اس شکریہ کی آواز نکلے جو عرش تک پہنچے،اللہ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق دے جن سے پاک معاشرہ قائم ہو جائے۔

پھر حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنا دامن رحمت پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔اول یہ کہ کمزوروں پر رحم کرنا دوسرے والدین سے محبت و شفقت کرنا،تیسرے خادموں اور نوکروں سے احسان کا سلوک کرنا۔

پھر حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ.........کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے احسان کا سلوک کیا جائے اور ....کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جائے۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم)

میرے پر یہ تاثر ہے خدا کرے کہ یہ تاثر صحیح ہو کہ یہاں اس ملک (غانا) میں عموماً اپنے بہن بھائیوں اور یتیم بچوں کی اچھی نگہداشت کی جاتی ہے۔**اللہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ان تمام مومنوں کے حق میں پوری ہوں جو یتیموں سے احسان کا سلوک کرتے ہیں۔اور کسی احمدی کا گھر یہ حق ادا نہ کر کے کبھی بدترین گھر کے زمرے میں نہ آئے۔اللہ کرے کہ یتیموں کی پرورش کا اعلیٰ خلق ہر احمدی گھرانے میں تمام دنیا میں قائم ہو جائے،کبھی یہ نہ ہو کہ احسان کر کے پھر احسان جتانے والے بھی پیدا ہو جائیں بلکہ اس محاورے پر عمل کرنے والے ہوں کہ نیکی کر دریا میں ڈال۔یعنی پھر بھول جاؤ کہ کوئی نیکی کی بھی تھی۔**

پھر یتیم بچوں سے حسن سلوک کرنے والوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور خوشخبری بھی دی ہے۔حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ کی خاطر دست شفقت پھیرا اس کے لئے ہر بال کے اوپر جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے نیکیاں شمار ہوں گی۔اور جس شخص نے اپنے زیر کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا وہ اور میں جنت میں یوں ہوں گے (آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 250۔بیروت)

تو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں رفاقت مل جائے اس کو کیا چاہئے۔

پھر عورتوں سے حسن سلوک کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس ہے کہ:

''مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے وہ عورتوں کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا۔اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے پہاڑ سونے کا بھی دے تو ابتلاء کی حالت میں واپس نہ لے،اس سے ظاہر ہے کہ.........میں عورت کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ایک طور سے تو عورتوں کو مردوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہر حال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ (۔) یعنی تم عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو''۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 288)

پھر والدین کے احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے

ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا۔ اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کا دودھ چھوٹنا 30 مہینے میں جا کر تمام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر جو احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکر یہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے .... (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 209 حاشیہ)

اول نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔ اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر حسن سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان کرنے والا اپنا احسان جتلا وے۔ مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا کوئی بھی حصہ نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ جو اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی۔ بلکہ طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم احسان کے اعلیٰ خلق کو مکمل طور پر اپنانے والے ہوں اور دل کی گہرائیوں سے یہ خلق ادا کرنے والے ہوں۔ ہمارا کوئی فعل کبھی بھی ایسا نہ ہو جس سے کسی بھی طرف سے کسی بھی احمدی پر یہ انگلی اٹھے کہ یہ بداخلاق اور احسان فراموش ہے۔

آج کا خطبہ یہاں میں نے اُردو میں اس لئے دیا ہے کہ پاکستان کے (۔) قانون نے خلیفہ وقت کی زبان بندی کی ہوئی ہے اور خلیفہ (۔) تعلیم جماعت کو دینے کا حق نہیں رکھتا۔ یا دوسرے الفاظ میں پاکستانی احمدی کو (۔) قانون کی وجہ سے خلیفہ وقت کی آواز سننے سے محروم کیا گیا ہے لیکن ان دنیا داروں کو کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ان کی تدبیروں سے بہت بالا ہے اور انہوں نے خلیفہ وقت کی آواز ایک ملک میں بند کی تھی اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے تمام دنیا میں یہ آواز پہنچا دی ہے۔ اور یہ خطبہ بھی یہاں سے تمام دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ تو بہرحال یہ پاکستانی احمدی کا حق بھی ہے اور یہ اس احسان کے شکرانے کا تقاضا بھی ہے جو پاکستانی (۔) نے دنیا کے اس خطے میں احمدیت (۔) کے پیغام کو پہنچا کر کیا۔ پس اس احسان کا شکر ادا کرتے ہوئے جہاں ہمیں ان (۔) کے لئے دعا کرنی چاہئے جو ابتداء میں یہاں احمدیت کا پیغام لے کر آئے۔ وہاں ان کی نسلوں اور قوم کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کو بھی آزادی کے دن دیکھنے نصیب کرے اور وہ بھی آپ کی طرح جلسے منعقد کرنے کے قابل ہو سکیں۔

میں یہاں کی حکومت خاص طور پر صدر مملکت اور لوگوں کے پیار اور محبت کے سلوک پر ممنون احسان ہوں۔ اور جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہتا ہوں۔ اور یہی سب سے بڑی دعا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر میں دلی جذبات کے ساتھ اپنے پیارے احمدی بھائیوں اور بہنوں کو دعا دیتا ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس زمانے کے امام کی بیعت کی۔ اور اس کے خلیفہ سے محض للہ اخلاص و وفا اور محبت کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان، اخلاص اور وفا کے معیار میں مزید ترقیاں دیتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ (۔) کی خوبصورت تعلیم دنیا کے اس خطے میں پھیلانے کی توفیق دے۔

آج انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ جلسے کے ان دو دنوں میں جو کچھ آپ نے روحانی ترقی حاصل کی ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر مشکل اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے آپ کو گھروں میں لے جائے۔ سفر میں ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو، اور آپ کی طرف سے ہمیشہ خوشیوں کی خبریں مجھے ملتی رہیں۔ اور میرا ابھی یہ سفر جو مختلف ملکوں کا تقریباً ایک ماہ تک جاری رہے گا، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کو سمیٹتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی کی تمام منازل کو پورا ہوتا ہوا ہمیں دکھائے۔ آمین

(اس خطبہ کا مقامی زبان میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا کو حاصل ہوئی)۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اپنی نمازوں کو خالص کریں۔ اگر نماز میں ذوق آ گیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا

تقویٰ کا مطلب ہے نفس کو خطرے سے محفوظ کرنا اور ہر اس چیز سے بچانا جو انسان کو گنہگار کردے

صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ خود اپنی اصلاح کریں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 26 مارچ 2004ء بمقام واگا ڈوگو، بورکینا فاسو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحجرات کی آیت 14 تلاوت کی اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا لفظ قرآن کریم میں اتنی بار استعمال کیا ہے کہ اس کی کوئی انتہا نہیں اور شاید ہی کوئی اور لفظ اتنی بار استعمال ہوا ہو۔ مختلف پیرایوں اور مختلف شکلوں میں اس کے بارے میں توجہ دلائی گئی ہے۔ بلکہ ایک (۔) جب شادی کے بندھن میں بندھتا ہے تو اس وقت نکاح کے خطبہ میں پانچ دفعہ تقویٰ کے بارہ میں ذکر آتا ہے۔ تقویٰ کی اہمیت کا اسی بات سے اندازہ کر لیں۔ کیونکہ شادی میں مرد اور عورت ایک نئی زندگی کا آغاز کر رہے ہوتے ہیں اور نہ صرف مرد اور عورت ایک معاہدہ کر رہے ہوتے ہیں بلکہ دو خاندان آپس میں ایک تعلق پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر تقویٰ نہ ہو تو معاشرے میں ایک فساد پیدا ہو جائے۔ پھر ایک (۔) عورت اور مرد کے ایک تعلق میں بندھنے کے نتیجہ میں نئے وجودوں کی آمد ہوتی ہے۔ اگر ایک (۔) میاں بیوی تقویٰ پر قائم نہیں رہیں گے تو آنے والی نسل کے متقی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ تو خلاصہ یہ کہ تقویٰ ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر خدا تعالیٰ کے ملنے اور اس سے زندہ تعلق جوڑنے کا تصور ہی غلط ہے۔ آج اسی بارے میں چند باتیں کہوں گا۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا کہ تمہاری چھوٹے قبیلوں یا بڑے قبیلوں میں جو تقسیم ہے یہ صرف تمہاری پہچان کے لئے ہے۔

اب دیکھ لیں یہاں افریقہ میں آپ کے ملک کی طرح چھوٹے چھوٹے علاقوں کے چیف ہیں اور پھر کئی چیف کسی بڑے چیف کے ماتحت ہیں۔ اور پھر یہ سب مل کر ملکی سطح پر ایک قوم ہیں۔ اسی طرح دنیا کے تمام ممالک میں بھی اس طرح کی تقسیم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو تقسیم ہے اس کو اپنی بڑائی کی علامت نہ سمجھو۔ تمہاری بڑائی بڑا قبیلہ ہونے یا زیادہ امیر ملک ہونے سے نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی شخص ہے وہی قبیلہ یا وہی قوم ہے جو تقویٰ میں سب سے آگے ہے اور یاد رکھیں کہ تقویٰ کا معیار اپنی نیکیوں کے اظہار سے نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ہماری ہر حرکت اور فعل سے باخبر بھی ہے اور اس کا علم بھی رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سب علم ہے کہ کون سا فعل دکھاوے کی خاطر کیا گیا ہے اور کون سا فعل اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے کیا گیا ہے۔

تقویٰ کے مختصراً معنی بتاتا ہوں۔ **تقویٰ کا مطلب ہے نفس کو خطرے سے محفوظ کرنا اور شرعی اصطلاح میں تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ نفس کو ہر اس چیز سے بچانا جو انسان کو گناہگار بنا دے۔ اور یہ تب ہوتا ہے جب ممنوعہ اشیاء سے بچا جائے بلکہ اس کے لئے بعض اوقات جائز چیزوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ مثلاً رمضان میں پاک اور جائز چیزوں سے بھی مومن اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے رک جاتا ہے۔ تو بہرحال اصل تقویٰ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچانا جو گناہوں کی طرف لے جائے۔ اور یہ ہر (۔) کے لئے فرض ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔** اللہ تعالیٰ یہ نہیں پوچھے گا کہ تم فلاں قوم کے ہو جو امیر ہے اس لئے تمہیں کچھ چھوٹ دی جاتی ہے۔ یا تم فلاں قوم کے ہو جو ترقی یافتہ نہیں اس لئے چھوٹ دی جاتی ہے۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے یہ عذر قابل قبول نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے آپ کو ہر برائی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر نیکی کو بجالانے کے لئے تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہئے۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم امام الزمان کی جماعت میں شامل ہیں۔ یاد رکھیں کہ تمام بری باتوں سے اس وقت بچا جا سکتا ہے جب دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف ہو جس سے اس کی محبت بھی ظاہر ہوتی ہو۔ اور یہ باتیں تب ملتی ہیں جب اس کے آگے جھکا جائے، اس سے مانگا جائے۔ یہ دعا کی جائے کہ اے خدا! میں تیری محبت میں وہ تمام باتیں چھوڑنا چاہتا ہوں جن کے چھوڑنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ اور وہ تمام باتیں اختیار کرنا چاہتا ہوں جن کے کرنے کا تُو نے حکم دیا ہے۔ لیکن تیرا قرب پانے کے لئے بھی تیرا فضل ہونا ضروری ہے۔ اے اللہ! اپنے فضل سے مجھے تقویٰ عطا فرما۔

اگر نمازوں میں رو رو کر اپنے رب سے مانگیں گے تو اپنے وعدوں کے مطابق ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔ پس سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی نمازوں کو، اپنی دعاؤں کو، اُس کے لئے خالص کرنا ہوگا۔ اور یہی بنیادی چیز ہے۔ اگر نمازوں میں ذوق اور سکون میسر آگیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔ نمازوں میں خاص طور پر یہ دعا کریں جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے (۔) اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اس کو خوب پاک صاف کر دے، اور تُو ہی سب سے بہتر ہے جو اس کو پاک کر سکے۔ (دل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پاک صاف ہو سکتا ہے)۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء) ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دلوں کو پاک کرنے کی توفیق دے۔

دلوں کو اللہ تعالیٰ کے نور سے بھرنے کے لئے، یہ دیکھنے کے لئے کہ کون سی باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور کونسی باتیں ہیں جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے ہمیں قرآن شریف سیکھنا اور پڑھنا چاہئے۔ جن کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے وہ دوسروں کو سکھائیں۔ قرآن کریم کے درس کو روزانہ جماعتوں میں رواج دیں، چاہے چند منٹ کا ہی ہوتا کہ جو خود پڑھ اور سمجھ نہیں سکتے ان تک بھی یہ خوبصورت تعلیم وضاحت کے ساتھ پہنچ جائے۔ تلاوت قرآن کریم تو بہرحال ہر احمدی کو روزانہ ضرور کرنی چاہئے تا کہ قرآن کریم کی برکات نازل ہوں اور دل تقویٰ سے بھرتے چلے جائیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے تو یہ بھی فرمایا ہے اگر کوئی شخص مومن نہ بھی ہو اور صرف انصاف سے کام لے کر قرآن دیکھے نہ کہ جہالت، حسد اور بخل سے تو یہ بھی تقویٰ کی ابتدائی شکل ہے تو اگر کوئی شخص انصاف سے قرآن شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نور ہدایت دے دیتا ہے۔ تو جو ایمان لے آئے ہیں اور تقویٰ کی نظر سے قرآن کریم پڑھتے ہیں ان کے لئے کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم ہدایت نہ دے اور تقویٰ پر نہ چلائے۔ اگر ایک ایمان لانے والے کے دل میں قرآن کریم پڑھ کر اور سن کر نور ہدایت کا جوش پیدا نہیں ہوتا تو پھر اس کو فکر کرنی چاہئے کہ تقویٰ میں کہیں کمی رہ رہی ہے۔ یہ سوچنا چاہئے کہ ہماری بڑائیاں اور ہماری خود پسندیاں ہمیں اصل تعلیم سے دور لے جارہی ہیں اور ہم میں تقویٰ نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے تو یہ کہہ دیا ہے کہ اس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے تو یہ ہماری غلطی ہے اور ہمارے لئے یہ فکر کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں اجر دینے کا وعدہ بھی کرتا ہے بشرطیکہ ہم اس کی تعلیم کے مطابق ہدایت پر قائم ہوں اور نیکیاں بجالانے والے ہوں جیسا کہ وہ فرماتا ہے (آل عمران: 116) اور جو نیکی بھی وہ کریں گے تو ہرگز ان سے اس کے بارے میں ناشکری کا سلوک نہیں کیا جائے گا اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے تقویٰ پر قائم رہنے اور نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم اس کے ہر اس انعام سے حصہ لینے والے ہوں جو اس کے نزدیک ہمارے لئے بہترین ہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تم جہاں بھی رہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بدی کے بعد نیکی کرو، نیکی بدی کے اثر کو مٹا دیتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبلؒ۔ مسند الانصار۔ حدیث ابی ذرؓ الغفاری)

اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جان بوجھ کر کوئی بدی کر دو اور اس کے بعد کوئی چھوٹی سی نیکی کر کے سمجھو کہ بدی ختم ہوگئی۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ غلطی سے انجانے میں کوئی بدی ہو جائے اور پھر اس کا احساس ہو، شرمندگی ہو، اللہ کا خوف ہو تو پھر استغفار کرو اور برائیاں نہ کرنے کا عہد کرو تو پھر اس کے اثرات مٹ جائیں گے۔ اسی لئے پہلے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھول چوک معاف کر دے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کثرت سے لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا موجب ہوگا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اور حُسنِ اخلاق۔

یہ بڑی اچھی بات ہے کہ اس ملک کے لوگ بڑے اچھے اخلاق دکھاتے ہیں۔ اگر احمدی ہونے کے بعد اس حُسن اخلاق کے ساتھ آپ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ بھی پیدا ہو جائے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں تو پھر اللہ اور اللہ کا رسول جنت کی بشارت دیتا ہے۔

اگلی بات یہ ہے کہ تقویٰ کے مطابق زندگیوں کو ڈھالنا اور اُسے صرف اپنی ذات تک محدود رکھنا کافی نہیں بلکہ اپنی نسلوں میں بھی یہ اعلیٰ وصف پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ اگر ہم نے اپنی نسلوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق چلانے کی کوشش نہ کی تو ہمارا تقویٰ ہماری ذات تک ہی محدود رہ جائے گا۔ اور ہمارے مرنے کے بعد ہماری نسلوں میں یہ جاری نہیں رہ سکے گا۔ اگر ہم نے اپنی

نسلوں کی صحیح طرح تربیت نہ کی اور ان کو تقویٰ پر قائم نہ کیا تو پھر ہماری نسلیں بگڑ کر پہلے لی طرح ہو جائیں گی جن میں کوئی دین نہیں رہے گا۔ اس لئے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ جو نور ہدایت اس نے حاصل کیا ہے وہ اپنی نسلوں میں بھی جاری کرے تا کہ ہر آنے والی نسل پہلے سے بڑھ کر تقویٰ پر چلنے والی ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دین دار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے، بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔ اور باقیات الصالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔ (یعنی نیک نسل نہیں، بدنسل)۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے۔ تب اس کی ایسی خواہش نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں''۔

پھر حضرت مسیح موعود خاص طور پر ہم احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہے دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو، اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو، نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو، راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں۔ اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ (ظاہر ہے جب تک آپ خود اس پر عمل نہیں کریں گے سکھا بھی نہیں سکتے)۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے''۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 146)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں تقویٰ پر قائم کرے، ہم اپنی نسلوں کی بھی اس طرح تربیت کریں کہ وہ بھی تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والی ہوں۔ اور کبھی ہم یا ہماری نسلیں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے دور جانے والی نہ ہوں۔ ہم سب حضرت اقدس مسیح موعود کی نصائح پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں۔ اس کا فضل مانگنے والے ہوں۔ جس مقصد کے لئے یہاں ہم اس جلسے میں اکٹھے ہوئے ہیں اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ سفروں میں اللہ تعالیٰ ہمیں خاص طور پر دعاؤں میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور روحانیت اور تقویٰ میں ترقی عطا فرمائے اور جب ہم اپنے گھروں میں پہنچیں تو ہم اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کر رہے ہوں۔ تا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36774 میں مومنہ ناصید زوجہ میاں وسیم احمد قوم رائے کھرل پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ھیسن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 130 گرام مالیتی -/1040 یورو۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (20+80) یورو ماہوار بصورت (جیب خرچ + پنشن) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مومنہ ناصید زوجہ میاں وسیم احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 میاں وسیم احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالوہاب قیصر ولد بشیر احمد جرمنی

مسل نمبر 36775 میں احمد خان کنگ ولد رحمت خان قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 18 ایکڑ واقع موضع کنگ چنن ضلع گجرات مالیتی -/2500000 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/148000 روپے۔ 3۔ مکان رقبہ 4 مرلے واقع کنگ چنن ضلع گجرات مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد خان کنگ ولد رحمت خان جرمنی گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد صابر وصیت نمبر 19265 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمن کنگ پسر موصی

مسل نمبر 36776 میں طارق محمود ولد ڈاکٹر محمود احمد طاہر قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق محمود ولد ڈاکٹر محمود احمد طاہر جرمنی گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمود احمد طاہر والد موصی گواہ شد نمبر 2 زبیر خلیل خان ولد حافظ عطاء الحق صاحب جرمنی

مسل نمبر 36791 میں مجیب الرحمان ولد چوہدری عبداللطیف پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن UK بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ فلیٹ واقع UK مالیتی -/80000 سٹرلنگ پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مجیب الرحمان ولد چوہدری عبداللطیف UK گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ ولد محمد شریف باجوہ UK گواہ شد نمبر 2 عزیز الرحمن ولد چوہدری عبداللطیف UK

مسل نمبر 36792 میں عابدہ رحمان زوجہ مجیب الرحمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن UK بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 104.9 گرام مالیتی -/819 سٹرلنگ پونڈ۔ حق مہر وصول شدہ -/65000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے

ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عابدہ رحمان زوجہ مجیب الرحمان UK گواہ شد نمبر 1 مجیب الرحمان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد باجوہ ولد محمد شریف باجوہ UK

مسل نمبر 36793 میں وسیم احمد ولد بشیر احمد قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 24-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع ٹورانٹو کینیڈا مالیتی -/C$140000 ڈالر کا نصف حصہ۔ بینک بیلنس -/C$1000 ڈالر۔ گاڑی مالیتی -/C$1500 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2680 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وسیم احمد ولد بشیر احمد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عدنان وحید کینیڈا گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد طیب کینیڈا

مسل نمبر 36794 میں سمیرا وسیم احمد زوجہ وسیم احمد پیشہ کاروبار عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 25-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع ٹورانٹو کینیڈا مالیتی -/C$140000 ڈالر کا نصف حصہ۔ متفرق زیورات مالیتی -/C$6239 ڈالر۔ حق مہر -/C$6600 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1400 ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سمیرا وسیم احمد زوجہ وسیم احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عدنان وحید کینیڈا

مسل نمبر 36795 میں نصرت چوہدری زوجہ ندیم احمد چوہدری قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 6-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/C$4700 ڈالر۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/C$6000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت چوہدری زوجہ ندیم احمد چوہدری ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 ندیم احمد چوہدری خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد چوہدری وصیت نمبر 15965

مسل نمبر 36796 میں عطیۃ المجیب قمر بنت غیاث الدین قمر قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 26-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطیۃ المجیب قمر بنت غیاث الدین قمر کینیڈا گواہ شد نمبر 1 غیاث الدین قمر وصیت نمبر 26846 گواہ شد نمبر 2 مرزا فضل الرحمٰن وصیت نمبر 11405

مسل نمبر 36797 میں انور احمد ثاقب ولد رفیق احمد ثاقب پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 23-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1178 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انور احمد ثاقب ولد رفیق احمد ثاقب کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد حنیف کینیڈا گواہ شد نمبر 2 ایم اعظم شاد کینیڈا

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرمہ امتہ الحی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالمنان صاحب کپورتھلوی مورخہ 26 جون 2004ء بروز ہفتہ حرکت قلب بند ہوجانے سے 78 سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ آپ حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت مولوی محب الرحمٰن صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) کی بیٹی تھیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب بیت مبارک میں مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم شیخ نعمت الرحمٰن صاحب، مکرم حبت الرحمٰن صاحب (آف لندن) اور دو بیٹیاں مکرمہ امتہ الباسط شبانہ صاحبہ اہلیہ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ اور مکرمہ ناصرہ خالد اہلیہ مکرم عبدالوحید خالد صاحب آف امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ موصوفہ عبادت گزار اور مہمان نواز تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم احمد علی صاحب کارکن خلافت لائبریری مقیم احمد نگر ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد علی صاحب ابن مکرم صوفی محمد یوسف صاحب محلہ احمد نگر ربوہ 24 جون 2004ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 65 سال وفات پا گئے۔ مکرم عبدالمجیب صاحب شاہد مربی سلسلہ نے بیت الذکر احمد نگر میں نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد اکرم بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نے دعا کروائی۔ مرحوم کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سرپرستی میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں، مرحوم بفضلہ تعالیٰ مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں
تحریک عطیہ خون اور
عطیہ چشم میں شامل ہوں۔

کالکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)

(تندرستی کا خزانہ)

مَردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ	20ML	120ML	200ML
رعایتی قیمت	100/-	500/-	800/-

(اصل دوائی خریدتے وقت لیبل پر GHP جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ!

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے

سپیشل [illegible] ٹانک

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز۔ چھ مختلف تیل وروغن اور جرمنی وفرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔
پیکنگ 120ML ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ رعایتی قیمت -/150

چھوٹے قد کا سپیشل علاج

تین سال سے 20 سال تک لڑکے اور لڑکیوں کو اگر 2 ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور اُن کی خون وکیلشیم کی کمی دور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے لڑکے اور لڑکیوں کی دوا الگ الگ ہے۔ تین مختلف مرکبات پر مشتمل 2 ماہ کا مکمل علاج۔ رعایتی قیمت -/300

نیز 2 مختلف مرکبات پر مشتمل چھوٹے قد کا 2 ماہ کیلئے عام علاج رعایتی قیمت صرف -/125 روپے

ناک کے جملہ امراض

دائمی نزلہ، الرجی، ہڈی کا ٹیڑھا پن، ناک کے اندر گوشت کی سوجن، گویا یعنی ناک کی جملہ امراض کا مؤثر علاج۔

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 67/GP	20ML	25/-
GHP 204/GH	20ML	25/-
GHP 254/GH	20ML	25/-
GHP 368/GH	20ML	25/-

چار ادویات ملا کر کم از کم 4-2 ماہ باقاعدہ استعمال کریں۔
چار ادویات پر مشتمل 2 ماہ کا علاج رعایتی قیمت -/800

نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور/کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

[illegible] فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 29 جون 2004ء

طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:12
وقت عصر	5:12
غروب آفتاب	7:20
وقت عشاء	9:00

کراچی میں امن مارچ روک دیا گیا کراچی میں متحدہ مجلس عمل کے امن مارچ کو روکنے کے لئے پولیس کی خصوصی ٹیم نے شہر کے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کرلیا۔ مظاہرین پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس استعمال کی۔ قاضی حسین احمد پشاور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے تو انہیں سندھ بدر کر کے اسلام آباد بھجوا دیا گیا۔ منور حسن، اسداللہ بھٹو اور دیگر رہنماؤں کو گرفتار کرلیا گیا۔

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی مستعفی ہوگئے

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے انتہائی پرامن انداز میں ہفتہ کی شام کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ ان کے استعفیٰ کے ساتھ ہی ان کی کابینہ بھی تحلیل ہوچکی ہے۔ وہ 19 ماہ 3 دن تک وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز رہے۔ انہیں پاکستان کے 20ویں وزیراعظم ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ انہوں نے چوہدری شجاعت حسین کی نامزدگی اور شوکت عزیز کو آئندہ کابینہ میں سینئر وزیر بنانے کا اعلان بھی کیا۔ انہوں نے 23 نومبر 2002ء کو وزیراعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا تھا اور 26 جون 2004ء کو مستعفی ہوگئے۔

نامزد وزیراعظم نامزد وزیراعظم چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہم اتحادیوں کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ ان کی نامزدگی کے بعد اسلام آباد زبردست سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا ہے اور اپوزیشن جماعتوں نے ان کے مقابلے پر متفقہ امیدوار لانے کے لئے صلاح مشورے شروع کر دیئے ہیں۔ قائد ایوان کے انتخاب کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس آج شام 4:00 بجے ہوگا۔

نئی پاکستانی حکومت کے ساتھ پیش رفت

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی نئی پاکستانی حکومت کے ساتھ تمام امور پر پیش رفت جاری رہے گی۔ حکومتوں میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ پاکستان میں حکومت کی تبدیلی سے امریکہ اور پاکستان کے تعلقات متاثر نہیں ہونگے۔ شوکت عزیز کو آئندہ وزیراعظم بنانا پاکستان کا داخلی معاملہ ہے۔

صدر بش کے خلاف مظاہرے ترکی کے شہر استنبول میں نیٹو کے سربراہ اجلاس میں شرکت کے لئے امریکی صدر بش کی آمد پر جگہ جگہ بڑے احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔

عراقی شہر بیلہ میں 2 کار بم دھماکے عراق شہر بیلہ میں 2 کار بم دھماکوں میں 40 افراد ہلاک اور 58 زخمی ہوگئے۔ جبکہ نامعلوم افراد نے ترکی کے تین باشندوں کو اغوا کرلیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ ترکی عراق میں تجارتی سرگرمیاں بند کردے ورنہ تینوں باشندوں کے سر قلم کردیئے جائیں گے۔

ضرورت خادم بیت الذکر

محلہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق کی بیت کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے جو سائیکل چلانا جانتے ہوں پڑھنا لکھنا آتا ہو قریبی رہائش رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ الاؤنس بالمشافہ طے کیا جائے گا۔ صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست لائیں۔

برائے رابطہ: منیر احمد منیب

صدر محلہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5123862-5150862
Email:knp_pk@yahoo.com

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چٹوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

راحت جان
تبخیر معدہ۔ گیس کی مفید مجرب دوا
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS

سی پی ایل نمبر 29

خاموش قاتل
ہیپاٹائٹس بی سی
لاعلاج مرض
مگر اب
قابل علاج مرض ہے
امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور مثانہ
حاد اور مزمن امراض کے علاج کا
معیاری اور جدید مرکز
وقف نو کے تمام بچوں کیلئے تمام سہولیات فری ہیں ہر قسم کی معلومات کیلئے رابطہ کریں
ہیپا کیئر سنٹر
شان پلازہ، بالمقابل P.S.O پٹرول پمپ
سانده روڈ۔ لاہور 042-7113148
اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے